Session 15th
No 1446
Date 28-10-2020
Department Environment

توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1446

منجانب: عنایت اللہ، سراج الدین اینڈ حمیرا خاتون اراکین صوبائی اسمبلی

ہم وزیر برائے محکمہ ماحولیات کی توجہ ایک اہم مسلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ یہ کہ صوبہ بھر میں موجود جنگلی زیتون کے کروڑوں درختوں کو گرافٹنگ کے زریعے پھل دار زیتون میں تبدیل کیا ہے ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں جنگلی زیتون کے کروڑوں درخت موجود ہیں چند سال قبل ضلع دیر پائین اور باجوڑ میں محدود پیمانے پر جنگلی زیتون کو قلم کاری (گرافٹنگ) کے زریعے پھل دار زیتون میں تبدیل کر کے ان درختوں سے حاصل ہونے والے زیتون کے پھل سے خالص تیل نکالا جارہا ہے جبکہ اس کا اچار، مربہ اور قہوہ بھی تیار کیا جاتا ہے اس وقت حکومت اربوں روپے بیرون ملک سے خوردنی تیل کی درآمد پر خرچ کرتی ہے جبکہ ماہرین کے مطابق ملک میں جنگلی زیتون کی پیوندکاری (گرافٹنگ) 80 سے 90 فیصد کامیاب ہے اور حکومت جنگلی زیتون والے علاقوں کے مقامی زمینداروں اور نوجوانوں کو گرافٹنگ کی تربیت دے تو انتہائی کم خرچ پر بڑے پیمانے پر زیتون کی پیداوار کو بڑھایا جاسکتا ہے جس سے چند سالوں میں نہ صرف ملکی ضرورت کو پورا کیا جاسکے گا بلکہ سالانہ کھربوں روپے کی آمدن حاصل کر کے نہ صرف قیمتی زرمبادلہ کو بچایا جاسکتا ہے بلکہ لاکھوں افراد کو باعزت روزگار بھی فراہم کیا جاسکتا ہے پاکستان ہر سال دو اعشاریہ چار ارب روپے خوردنی تیل کی درآمد پر خرچ کرتا ہے ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں جنگلی زیتون کے پانچ کروڑ سے زائد درخت موجود ہیں ملک تین صوبے بلوچستان، پنجاب، خیبر پختونخوا اور آزاد کشمیر میں زیتون کی کاشت اور جنگلی زیتون کی قلم کاری (گرافٹنگ) کے لئے انتہائی موزوں ہیں۔ اگر حکومت زیتون کی کاشت اور جنگلی زیتون کی پیوندکاری (گرافٹنگ) کی سرپرستی کریں تو صرف خیبر پختونخوا میں اتنا پوٹینشل موجود ہے کہ اگلے چھ سات سالوں میں ملک زیتون کا تیل ایکسپورٹ کرنے والے بڑے ممالک میں شامل ہو سکتا ہے۔